اُمیدیں اچھی ہوتی ہیں

عبدالمنان معاویہ

وزیرِ اعظم سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری سمیت دوسرے ججز کو بھی بحال کر دیا جو کہ ایک مدبرانہ فیصلہ تھا۔ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری بھی محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کی طرح ایک عوامی ہیرو بن چکے ہیں اور یہ سب نفرت مشرف کا کرشمہ ہے۔ جنرل پرویز مشرف نے چیف جسٹس افتخار محمد چودھری صاحب کو جبراً قاضی القضاۃ کی مسند سے گھر کی چار دیواری میں محصور کر کے رکھ دیا۔ حالانکہ افتخار محمد چودھری صاحب نے بھی جنرل مشرف کی فوجی حکومت کو قانونی تحفظ دیا اور پھر اس ڈکٹیر کو آئین میں ترمیم کرنے کا اختیار دیا۔ لیکن چوہدری صاحب کی ذات پر ”کر بھلا ہو برا“ والی مثل صادق آتی ہے۔ ایسے گہرے مراسم ایسی شدید دشمنی میں کیونکر تبدیل ہوئے۔ اس کی وجہ افتخار محمد چودھری کا سٹیل ملز آف پاکستان (جو کہ را خرید چکی تھی) کا از خود نوٹس ہے جس پر انہیں دیگر مراعات کا لالچ بھی دیا گیا لیکن وہ اپنے اس مؤقف اور فیصلہ پر ڈٹے رہے۔ حقیقت میں اُن کا یہ جرأت مندانہ قدم پورے ملک کے عوام پر احسان ہے۔ جس پر ملک پاکستان کے عوام انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور کر چکے ہیں کہ اُن کیلئے لاکھوں افراد قربانی کا بکرا بننے کے لیے تیار ہوئے۔

صدر محترم آصف علی زرداری صاحب جن کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ اُن میں سابقہ آمر کی روح آ گئی ہے جو قرین قیاس بات لگتی ہے۔ جن کی اہلیہ نے چیف جسٹس کے گھر کے آگے کھڑے ہو کر کہا تھا کہ یہ ہے میرا چیف جسٹس، میں خود اس کے گھر پر پاکستان کا جھنڈا لہروں گی۔ لیکن اجل نے انہیں مہلت نہ دی۔ اس کے باوجود بھی ان کے شوہر نامدار نجانے کیوں چیف جسٹس کو بحال کرنے سے کترا رہے تھے؟

امریکہ بزدل کی طرف سے سگنل نہیں مل رہے تھے؟ یا اپنی ذات بے صفات کیلئے ڈرے ہوئے تھے؟ یا کوئی اور وجہ تھی! بہر حال جو بھی وجہ تراشی جائے آصف علی زرداری صاحب چیف جسٹس کو بحال نہیں کرنا چاہ رہے تھے۔ مجبوراً انہیں یہ قدم اُٹھانا پڑا، ہمارے خیال ناقص میں چیف جسٹس کی بحالی کا سہرا چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق کیانی کے سر جاتا ہے۔ جنہوں نے آصف علی زرداری صاحب کو ڈرایا، دھمکایا، قائل کیا یا پھر اُمید کی کرن دکھائی۔ جو بھی ہوا چیف آف آرمی

سٹاف کی وجہ سے ہوا۔ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے ۲۱/ مارچ کو دوبارہ اپنا عہدہ سنبھالا تو، عوامی حلقوں میں خوشی کے ساتھ ساتھ اُمیدوں کے سیلاب اُمڈ آئے۔ کہ اب چارسُو عدل ہوگا اور جج بغیر سیاسی دباؤ کے صحیح فیصلہ کیا کریں گے۔ مظلوم، غریب عوام کو انصاف دستیاب ہوگا اور جس ملک کی عدلیہ آزاد ہو وہ ملک جلد ترقی کرتا ہے معاشی اعتبار سے، اقتصادیات میں بہتری آتی ہے۔ ظلم مٹ جاتا ہے جتنے منہ اتنی باتیں لیکن کیا واقعی چیف جسٹس افتخار چودھری کے بحال ہونے سے ایسا ہوگا؟ تو نجانے کیوں راقم کے خیال میں ہرگز نہیں؟

غریب آدمی سپریم کورٹ کے دروازہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ وکلاء کی بھاری فیسیں اُس کے پاس نہیں ہوتی، اور جس قانون میں چور، ڈاکو، زانی، قاتل کو جھوٹے دلائل سے بچالیا جاتا ہے اور بے گناہوں کو ان جھوٹے کیسز میں پھنسوادیا جاتا۔ ایسی حالت میں انصاف کی اُمید بے جا ہے؟

انصاف ملے گا لیکن اسلام کے نظامِ عدل میں، انصاف ملتا ہے خلافت راشدہ کے نظام میں، جہاں خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضیٰؓ بھی قاضی کی عدالت کے کٹہرے میں ملزم کی حیثیت میں کھڑے اپنی صفائی دیتے نظر آتے ہیں۔ جہاں سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عمرو بن العاصؓ کے بیٹے کے منہ پر عام شخص کو بدلہ میں طمانچہ مارنے کا حکم دیتے ہیں۔

لیکن آج چیف جسٹس کے ساتھ وہی لوگ سرفہرست نظر آتے ہیں جنہوں نے اپنے دورِ حکومت میں عدلیہ پر شب خون مارا تھا۔ انہیں آج عدلیہ کی آزادی کیوں اچھی لگی؟ غالباً اپنی سیاست کو چمکانے اور نااہلی سے بچنے کی خاطر ایک اچھا موقعہ نہیں گنوایا۔ خدا کرے کہ عوام کی اُمیدوں پر پانی نہ پھرے اور اُمیدیں بَر آئیں لیکن لگتا نہیں کیوں کہ:

اُمیدیں اچھی ہوتی ہیں
مگر یہ کچی ہوتی ہیں

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501